بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۱۳ شعبان ۱۳۹۸ھ ۲۰ وفا ۱۳۵۷ہش ۲۰ جولائی ۱۹۷۸ء	نمبر ۱۶۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق لندن سے آمدہ تازہ اطلاع

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۱۹ر جولائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام اپنے کیبل گرام مورخہ ۱۸ر جولائی ۱۹۷۸ء مرسلہ از لندن کے ذریعہ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری مطلع فرماتے ہیں :-

"لندن ۱۸ر جولائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔"

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت عافیت سے رکھے، سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، قدم قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کے اس تبلیغی سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :-

"یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اسے چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے سب کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزاء بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسّر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۹۴)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام کی ترقی کے لئے قائم کیا ہے اس میں فراخ دلی سے حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

مطالعہ کتب

ماہ اگست میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "برکات الدعا" مقرر ہے۔ یہ کتاب مرکز سے مل سکتی ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ ہی کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکثرت استغفار فرمایا کرتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (النّور: ۳۲)

ترجمہ :- اے مومنو سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً (بخاری)

ترجمہ :- خدا کی قسم! میں ایک دن میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں۔ الحیّ اور القیّوم۔ الحیّ کے معنی ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ القیّوم خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث۔ ہر ایک چیز کا ظاہری باطنی قیام اور زندگی انہیں دو صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ ہے اور القیّوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے اس کو اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔

حیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے کہ اس نے پیدا کیا اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ جیسے مثلاً معمار جس نے عمارت کو بنایا ہے اس کے مر جانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے مگر انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی استغفار ہے۔ اصل حقیقت تو استغفار کی یہ ہے۔ پھر اس کو وسیع کر کے اُن لوگوں کے لئے کیا گیا کہ جو گناہ کرتے ہیں کہ اُن کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھا جاوے لیکن اصل یہ ہے کہ انسانی کمزوریوں سے بچایا جاوے۔ پس جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بے ادب دہریہ ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۱۷)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"احمدیوں کے ساتھ بحث کرنا دشوار ہے کیونکہ انہیں قرآن اور انجیل پر بڑا عبور حاصل ہے"

"وہ بحث کے دوران عیسائیوں کو ہتھیار ڈالنے اور بھاگنے پر مجبور کر دیتے ہیں"

"ان کی زندگیوں کا سب سے نمایاں پہلو اُن کا ایمان و اخلاص اور للّٰہیت کا جذبہ ہے"

برمنگھم کے احمدیہ کمیونٹی سنٹر کے معائنہ کے بعد وہاں کے اخبار "ایوننگ میل" کے نامہ نگار کے تاثرات

برمنگھم (انگلستان) کے اخبار "ایوننگ میل" کی نمائندہ مارین مسنٹ (Maureen Messent) نے اپریل ۱۹۷۸ء میں برمنگھم کے احمدیہ کمیونٹی سنٹر کا معائنہ کیا اور وہاں اطفال الاحمدیہ کے ایک اجلاس میں شریک ہو کر نوعمر احمدی بچوں سے گھل مل کر باتیں کیں۔ بعد ازاں اُس نے اپنے تاثرات "ایوننگ میل" کے ۱۸ر اپریل ۱۹۷۸ء کے شمارہ میں "برمنگھم کے وفا شعار نوعمر مومن کے لئے آزمائش کا وقت" کے زیر عنوان شائع کئے۔ اخبار نے اِن تاثرات کو شائع کرتے وقت انہیں مکرم رشید احمد صاحب کے نوعمر فرزند عزیز فرید احمد کے فوٹو سے مزین کیا جس میں اُسے قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور فوٹو کے نیچے فرید احمد کا نام درج کرنے کے علاوہ اُس کے یہ الفاظ درج ہیں کہ "ہمارے مذہب کی رُوح اللہ تعالیٰ کے احکام کی کامل اطاعت ہے۔"

نمائندہ مذکور کے تاثرات کا اُردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

برمنگھم کے وفا شعار نوعمر مومن کے لئے آزمائش کا وقت

"نوعمر فرید احمد صرف آٹھ سال کی عمر کا ہے۔ اس کے سیاہ چمکدار بال خوب گھنے ہیں جو اُس کے چھوٹے سے سر پر ایک خود (ہیلمٹ) کی طرح جمائے ہوئے ہیں وہ ہیوٹاؤن کے کمیونٹی سنٹر میں ایک کرسی پر کھڑا ہو کر مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید کی آیات کی بڑی خوش الحانی سے تلاوت کرتا ہے۔

اُس کی قومی زبان اُردو ہے۔ انگریزی وہ برمنگھم کے مخصوص لہجہ میں بڑی مہارت سے بولتا ہے۔ تلاوت کے وقت وہ عربی بول رہا ہوتا ہے کیونکہ قرآن کی زبان بہرحال عربی ہی ہے۔

گھٹنوں کی سطح تک اونچی میز کے گرد بیٹھے ہوئے ساتھیوں کے درمیان اچانک آسمانی دانش اُس کا احاطہ کر لیتی ہے (اور وہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے پہلے بہت پُر وقار اور سنجیدہ ہو جاتا ہے)۔ اُس کے نوعمر دوست اُس کے اس امتیاز اور بڑائی پر اس کا مذاق اُڑانے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ آفاقی پیغام میں خوش الحانی کے سوا وہ کوئی اضافہ نہیں کرتا (یعنی آیاتِ قرآنی کو وہ پوری صحت کے ساتھ پڑھتا ہے) جب اس کے نوعمر ساتھی اس کا مذاق اُڑانے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ خاموش رہو یا یہاں سے چلے جاؤ۔ مجھے ہنساؤ مت یہ موقع سنجیدگی اور وقار کا متقاضی ہے حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ موقع ہی ایسا ہوتا ہے۔

برمنگھم کے نوعمر احمدی مسلمانوں کو قرآنی اسباق دینے میں آخری مشق قرآنی آیات کو خوش الحانی سے سُنانا ہوتی ہے۔ یہ بچے ہفتہ کے روز سفر کرتے ہوئے ہنسی خوشی وقت گذارنے کے لئے لیمنگٹن پہنچتے ہیں اور خاص مواقع پر تو اُن کے بعض نوعمر ساتھی ملک کے دُور دراز علاقوں سے وہاں کھنچے چلے آتے ہیں۔

احمدی لوگ بڑے شریف النفس واقع ہوئے ہیں۔ وہ اسلام کے دوسرے فرقوں کے لوگوں کی طرح متشدد نہیں ہیں۔

اس بات پر انہیں غیر متزلزل ایمان و ایقان حاصل ہے کہ مسیح محمدی ۱۸۳۵ء میں اس دنیا میں تشریف لے آئے تھے (اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سنِ ولادت مراد ہے) اور یہ کہ مسیح ناصری صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ فلسطین سے ہجرت کر کے ہندوستان چلے آئے تھے۔ (یہیں انہوں نے وفات پائی اور) کشمیر میں دفن ہوئے اور آج بھی وہیں مدفون ہیں۔

ان کے اِس ایمان اور اعتقاد پر ان سے بحث کرنا دشوار ہے کیونکہ انہیں قرآن اور ہماری انجیل پر اتنا عبور حاصل ہے کہ یہ بحث کے دوران اکثر عیسائیوں کو بھاگنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔

ان کے بچے اپنے مذہب کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہر اتوار کو کمیونٹی سنٹر میں جمع ہوتے ہیں۔ ان کی زندگیوں کا سب سے زیادہ نمایاں پہلو ان کا ایمان و اخلاص اور ان کی للّٰہیت ہے۔

احمدی نوجوانوں کی تنظیم کے سربراہ (قائد خدام الاحمدیہ) سلیڈ پرائمری سکول اُرڈنگٹن کے ایک استاد مسٹر رشید احمد ہیں۔ وہ نوعمر فرید کے والد ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ "لیمنگٹن میں ہمارا یہ اجتماع ان چار اجتماعوں میں سے ایک ہے جو سال کے دوران ہم منعقد کرتے ہیں۔

ہر چند کہ مذہبی تربیت پر ان اجتماعوں میں زیادہ زور دیا جاتا ہے لیکن ہم اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں ہونے دیتے کہ بہرحال یہ بچے ہیں اس لئے دوڑ، ٹیبل ٹینس، والی بال اور ان تمام دوسرے کھیلوں کے مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں جن میں حصہ لینے کے بچے بالعموم بہت شائق ہوتے ہیں"۔

مسٹر رشید نے قدرے مسکراتے ہوئے مزید بتایا کہ "احمدی نوجوانوں کی تنظیم (خدام الاحمدیہ) میں پندرہ سے چالیس سال کی عمر کا ہر شخص شامل ہو سکتا ہے۔ یہ بات بڑی اطمینان بخش اور اچھا اثر ڈالنے والی ہے۔ کم از کم مجھ جیسا شخص جسے کبھی نہ کبھی یہ احساس پریشان کرنے لگتا ہے کہ اُس کا قدم تیزی سے بڑھاپے کی طرف بڑھ رہا ہے ایک گونہ اطمینان محسوس کرتا ہے کہ میں (نوجوانوں کی تنظیم میں شامل ہونے کی وجہ سے) اب بھی نوجوان ہی شمار ہوتا ہوں"۔

کیا اسٹیج پر کھڑے ہو کر چھوٹی عمر میں (خود اعتمادی اور خوش الحانی سے) قرآنی آیات پڑھ کر سنانا اور مسلسل سناتے چلے جانا ایک امتحان اور آزمائش نہیں ہے؟ ایک اور احمدی بچہ طاہر احمد جس کی عمر صرف نو سال ہے عینک لگانے کی وجہ سے پڑھا لکھا اور عالم فاضل نظر آتا ہے۔ وہ بھی خود اعتمادی اور خوش الحانی سے قرآنی آیات پڑھ کر سناتا اور ثابت کر دکھاتا ہے کہ احمدی بچوں کے لئے چھوٹی عمر میں اس مشکل کو سَر کرنا کتنا آسان ہے۔

وہ کہتا ہے کہ سب کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لئے خوب مشق کرنا پڑتی ہے اور مشق کا یہ سلسلہ آخری لمحہ تک جاری رہتا ہے۔ اور پھر ایک رات قبل سونے سے پہلے خدا تعالیٰ سے دعا کرنا ہوتی ہے کہ وہ سب کے سامنے خود اعتمادی اور خوش الحانی سے تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بات کرتے کرتے وہ ذرا رُکا اور پھر بولا "رات کو بستر پر لیٹنے سے پہلے خدا تعالیٰ سے دعا مانگنا فی الحقیقت بہت اچھی بات ہے۔ کیا ایسا کرنا عزّت و احترام کا آئینہ دار نہیں ہے؟

"والی سال" کے گول مٹول ہنس مکھ نوعمر اظہر صدیقی سے جب مَیں نے پوچھا کہ بچیوں اور اُن کی ماؤں کے لئے کونسی سرگرمیاں مقرر ہیں تو وہ حیرت سے میرا مُنہ تکنے لگا۔ اُس نے جواب میں کہا وہ ہم لڑکوں کے ہمراہ یہاں نہیں آتیں۔ انہیں پہلے ہی باورچی خانہ میں بہت سے کام انجام دینا ہوتے ہیں اور وہ وہاں کافی مصروف رہتی ہیں۔ اُس نے ذرا رُک کر مزید کہا ــــــ "مَیں لڑکیوں کے ساتھ کھیلنا کودنا پسند نہیں کرتا۔" مَیں نے کہا تم اور تمہارے سب ساتھی اس معاملہ میں میرے نزدیک قابلِ درگزر ہو، تم سب، بچوں کا ایک مسحور کن جھرمٹ ہو، تم نے مجھے بہت خوش دلی سے خوش آمدید کہا اور تم نے اپنے پختہ اعتقاد کے متعلق وہ کچھ بتایا جو پہلے مجھے معلوم نہ تھا۔ میری دعا ہے کہ تم سب برمنگھم کے لئے بہت سی نیک نامیوں کا موجب ثابت ہو"۔

("ایوننگ میل" برمنگھم ۱۸ر اپریل ۱۹۷۸ء)

قائدین توجہ فرمائیں

خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات ہو چکے ہیں۔ مگر ابھی تک بہت سی مجالس نے اپنے حل شدہ پرچے نہیں بھجوائے براہ کرم بہت جلد حل شدہ پرچے بھجوائیں۔

مہتمم تعلیم

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطاعتِ امیر

مکرم مولوی عبدالمنان صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ

اسلام ایک کامل دین ہے۔ لہٰذا ضروری تھا کہ اس کی تعلیمات، زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہوں اور زندگی کی ہر ضرورت کے متعلق اس کے واضح احکامات موجود ہوں۔ جب اس نقطۂ نظر سے ہم اسلام کی تعلیمات پر اور اسلام کے احکام پر غور کرتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ اسلامی تعلیمات واقعی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہیں اور یہ تعلیمات کھوکھلی نہیں بلکہ پُر حکمت ہیں۔ آج میں اپنے دوستوں کو ایک اہم امر کی طرف اسلامی تعلیمات کی روشنی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ ہے —— اطاعتِ امیر۔

قرآن پاک، احکام الٰہی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی اتباع کو ہی حقیقی کامیابی اور فلاح اور فوز عظیم قرار دیتا ہے۔ فرماتا ہے:۔

"مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝"

(احزاب: ۷۲)

کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی اطاعت کرے گا وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہوگا۔

نیز اللہ تعالیٰ ہمیں اطاعت کی حکمت اور اس کے انعام سے آگاہ کر کے یہ حکم دیتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی، اللہ تعالیٰ کے رسول کی اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ فرماتا ہے:

"اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔"

(النساء: ۶۰)

اللہ تعالیٰ کا یہ واضح حکم ہے کہ اطاعت رسول اور اولی الامر کے احکام کی فرمانبرداری درحقیقت اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت ہے اور ان کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے کہ:۔

"عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اطاعني فقد اطاع الله ومن يعصني فقد عصى الله ومن يطع الامير فقد اطاعني ومن يعص الامير فقد عصاني۔"

(مسلم کتاب الامارۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ مانا اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی فرمانبرداری سے انکار کیا اس نے اپنی گردن سے میری اطاعت کا جوا اتار دیا۔

گویا یہ ایک لڑی ہے جس نے اس لڑی کے کسی موتی کی قیمت کو نہ سمجھا اور اس کی اطاعت کرنے سے انکار کیا اس نے سب کا انکار کر دیا۔

امیر کی اطاعت ایک لازمی امر ہے جب تک انسان اپنے امیر اور افسر کی اطاعت نہیں کرتا اور اس کے احکام کو نہیں مانتا اس وقت تک وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اطاعت کو ترقی اور کامیابی کے لئے ضروری قرار دیتے ہیں، آپ فرماتے ہیں:۔

"آپ (پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کی شکل و صورت میں خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی۔ اس میں ہی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور ان کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو کوئی ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ان کی طرف چلا آتا تھا۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

گویا اطاعت ہی ایک ایسا جوہر ہے جس سے انسان دل جیت سکتا ہے۔ اطاعت امیر کی مثالیں ہمیں اسلامی تاریخ میں جا بجا ملتی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ کر یہ فرماتے ہیں کہ بیٹھ جاؤ تو صحابہ رستہ میں ہی اس حکم پر عمل کرنے کے لئے بیٹھ جاتے ہیں۔

شراب کی حرمت کا حکم دیا جاتا ہے تو تفصیلات معلوم کئے بغیر شراب کے مٹکے توڑ دیئے جاتے ہیں اور اطاعت کا وہ نمونہ دکھایا جاتا ہے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ پھر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی یہ جذبۂ اطاعت صحابہؓ میں موجود رہا۔

روم کی جنگ میں حضرت عمرؓ نے بعض وجوہات کی بنا پر حضرت خالد بن ولید جیسے عظیم جرنیل کو اس کے عہدے سے علیحدہ کر دیا تو وہ بے چون و چرا اپنے آقا کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا ہے اور ایک سپاہی کی زندگی گزارنے میں فخر محسوس کرتا ہے اور اپنے امیر کی اطاعت کو ہی اپنی زندگی کا اولین مقصد سمجھتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر کی اطاعت کے بارے میں واضح ارشادات فرمائے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:۔

"عن النبي صلى الله عليه وسلم قال على المرء المسلم السمع والطاعة فيما احب وكره الا ان يؤمر بمعصية فلا سمع ولا طاعة"

آپؐ نے فرمایا ایک مسلمان شخص پر فرض ہے کہ وہ حکم سنے اور اس کی اطاعت کرے خواہ وہ اسے پسند ہو یا نہ پسند ہو سوائے اس کے کہ وہ حکم اللہ تعالیٰ کی معصیت اور نافرمانی پر مبنی ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مبنی ہو تو اطاعت ضروری نہیں۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من خلع يدا من طاعة لقي الله يوم القيامة ولا حجة له ومن مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية۔"

(مسلم کتاب الامارۃ)

کہ جس نے اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کو اپنے جرم کے خلاف کوئی دلیل نہ ملے گی اور جو ایسی حالت میں مرا کہ اس کی گردن میں بیعت کا جوا نہ ہوا تو وہ گویا جاہلیت کی موت مرا۔

پھر فرمایا:۔

"عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك السمع والطاعة في عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك واثرة عليك"

(مسلم کتاب الامارۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر اطاعت کرنا لازمی ہے خواہ تنگی ہو یا فراخی۔ رضامندی سے کرنا پڑے یا مجبوراً ہر حال میں اطاعت ضروری ہے۔

امیر کی اطاعت ہر حال میں ضروری ہے خواہ وہ زیادتی کرے سوائے معصیت کے حکم کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"قال سلمة بن يزيد الجعفي سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا نبی اللہ ارأیت ان
قامت علینا امراء
یسئلونا حقھم و
یمنعونا حقنا فما
تأمرونا فاعرض عنہ
ثم سألہ فاعرض عنہ
ثم سألہ فی الثانیۃ
او فی الثالثۃ فجذبہ
الاشعث ابن قیس
فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اسمعوا
واطیعوا فانما علیھم
ما حملوا وعلیکم
ما حملتم

(مسلم کتاب الامارۃ)

حضرت سلمہ بن یزید جعفی نے سوال کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا یا رسول اللہ! اگر ہم پر ایسے حاکم ہوں جو اپنے حقوق کا مطالبہ کریں لیکن ہمارے حقوق ادا نہ کریں پھر ہم کیا کریں۔ حضورؐ نے اعراض فرمایا اور خاموش رہے۔ دوبارہ سوال کیا تو فرمایا تمہارا کام سننا اور اس پر عمل کرنا ہے۔ وہ کرو۔ انجام کو اللہ کے سپرد کرو۔ جو وہ کرتے ہیں ان کی جزا ان کو ملے گی اور جو تم کرتے ہو اس کا بدلہ تم پاؤ گے۔

امیر خواہ کوئی ہو مالدار ہو یا غریب اور محتاج۔ گورا ہو یا کالا۔ ہر حال میں اس کی اطاعت فرض ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے:۔

"عن انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
اسمعوا واطیعوا وان
استعمل علیکم عبد
حبشی کان راسہ
زبیبۃ"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غور سے سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر کسی ایسے شخص کو مقرر کیا جائے جو حبشی ہو اور اس کا سر منقّے کے دانہ کے برابر ہو۔

اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واضح ارشاد کے بعد اطاعت امیر کے خلاف عمل کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کے مترادف ہے۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اسی حکم خداوندی کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے کوشش شروع کی اور ایک ایسی جماعت تیار فرمائی جس کے دن رات ایک حکم کی اطاعت اور فرمانبرداری میں گزرتے ہیں۔ آپ کے ارشادات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اطاعت کی اہمیت کیا ہے اور اس کے کیا فوائد ہیں فرماتے ہیں:۔

"اطاعت کوئی چھوٹی سی
بات نہیں اور سہل امر نہیں
یہ بھی ایک موت ہوتی ہے
جیسے ایک زندہ آدمی کی
کھال اتاری جائے ویسی ہی
اطاعت ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ صفحہ ۱۰، ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

الغرض اطاعت کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ انسان اپنے نفس کو مار دے اور اپنی خواہشات کو مٹا دے اور اپنے تئیں ایک حقیر تنکا تصور کرے جو معمولی ہوا سے اڑ جاتا ہے اور اس بات کو مدنظر رکھے کہ خواہ معمولی سے معمولی حکم امیر کی طرف سے آئے اس پر عمل کرنا ہی اس کی کامیابی و کامرانی کا موجب ہو سکتا ہے پھر امیر کی اطاعت سے ایک فائدہ یہ بات پیدا ہوتی ہے وہ اجتماعیت اور اتحاد ہے۔ اگر آج مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو جائے اور وہ ایک جمعیت کی صورت میں اکھٹے ہوں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو نیچا نہیں دکھا سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کا یہ ارشاد ہے:۔

"ید اللہ فوق الجماعۃ"

(ترمذی کتاب الفتن)

کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اور اس کی تائید و نصرت جماعت پر ہوتی ہے۔

یعنی جب تک اتحاد و یگانگت رہتی ہے جب تک وہ ایک امیر اور امام کے تابع رہتے ہیں اس وقت تک نصرت الٰہی ان کے شامل حال رہتی ہے اور جب شیرازہ منتشر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی مدد کا ہاتھ اٹھا لیتا ہے۔ اس لئے چاہئے کہ ہم سب جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دم بھرتے ہیں ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اسلام کا دفاع کریں اور نصرت الٰہی کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد نقل کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ حضور علیہ السلام احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"کیا اطاعت ایک سہل امر ہے جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اس طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو۔"

(البدر ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اطاعت امیر کی توفیق عطا فرمائے اور برکات خلافت سے وابستگی کی ہمیں توفیق دے ہماری زندگی خلیفہ اور امیر کی اطاعت میں گزرے اور موت ایسے وقت میں آئے جب بیعت کا جوا ہماری گردن میں ہو تا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی خوشنودی اور رضا کو حاصل کر سکیں۔

آمین اللھم آمین!

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱)	رضوان پنساری سٹور۔ گول بازار	ربوہ	۱۲/- روپے
(۲)	مکرم عبد العزیز صاحب عزیز لانڈری ورکس	"	۱۳/- "
(۳)	" عبد الکریم صاحب آرٹن [illegible]	"	۱۳/- "
(۴)	" رانا محمد الدین صاحب ہیر ڈریسر	"	۱۴/- "
(۵)	" رانا محمد حفیظ صاحب	"	۱۳/- "
(۶)	" محمد اشرف صاحب میٹ فروش	"	۱۵/- "
(۷)	" تنویر احمد صاحب تنویر فوٹو سروس	"	۶۰/- "
(۸)	" حکیم قریشی نذیر احمد صاحب نصرت دواخانہ	"	۱۰/- "
(۹)	" خواجہ محمد جمیل صاحب خواجہ ریلوے جنرل سٹور	ربوہ	۱۱/- "
(۱۰)	" ملک مشتاق احمد صاحب خالد بیک جنرل سٹور	"	۱۲/- "
(۱۱)	" خالد گھڑی ساز	ربوہ	۱۰/- "
(۱۲)	" چیمہ اینڈ کمپنی		۱۱/- "
(۱۳)	" عبد الستار صاحب ناصر سائیکل ورکس	"	۲۷/- "
(۱۴)	" مستری عبد الغنی صاحب	"	۱۱/- "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری خوشدامن محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ (اہلیہ حافظ شیخ عبد الحکیم صاحب مرحوم) دادو سندھ لطیف آباد نمبر ۲ حیدر آباد میں بعارضہ جگر اور معدہ کے کینسر سے بیمار ہیں۔ پیشاب میں شوگر بھی آتی ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر الدین احمد شاہد اورنگی ٹاؤن کراچی)

(۲) میرا بیٹا شوکت نذیر متعلم تعلیم الاسلام کالج ربوہ گردوں کی تکلیف سے سخت بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے (چوہدری نذیر احمد نذیر آف گوکھی وال سمہ سٹہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ اپریل ۱۹۷۸ء

۱۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۲۵۔۰۰
۲۔ مکرم سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ گجرات	۲۰۔۰۰
۳۔ " منیر احمد صاحب ولد بشیر احمد صاحب سیالکوٹ	۱۰۔۰۰
۴۔ " ڈاکٹر فضل احمد صاحب "	۱۰۰۔۰۰
۵۔ " حاجی محمد یعقوب صاحب "	۱۱۔۰۰
۶۔ " نذیر احمد صاحب "	۱۰۔۰۰
۷۔ لجنہ اماء اللہ سانگلہ ہل	۱۰۔۰۰
۸۔ مکرم سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ اوباڑو سکھر	۵۰۔۰۰
۹۔ " سردار احمد صاحب راولپنڈی	۱۵۔۰۰
۱۰۔ " نذیر احمد صاحب نیا محلہ "	۱۰۔۰۰
۱۱۔ " شیخ مظفر الدین صاحب بوگرہ "	۱۰۔۰۰
۱۲۔ " کرنل جی۔ایم اقبال صاحب "	۱۰۰۔۰۰
۱۳۔ " شیخ بشیر احمد صاحب "	۱۰۔۰۰
۱۴۔ " میاں اللہ بخش صاحب "	۲۰۔۰۰
۱۵۔ " سہیل انور ابن ملک محمد عبد اللہ صاحب "	۲۰۔۰۰
۱۶۔ " ایم۔اے خالق صاحب لدھیانوی "	۱۰۔۰۰
۱۷۔ " چوہدری لطیف احمد صاحب "	۵۰۔۰۰
۱۸۔ " شہزاد برمی صاحب "	۱۰۔۰۰
۱۹۔ " محمد عظیم صاحب قریشی "	۱۵۔۰۰
۲۰۔ " شیخ عبد الوہاب صاحب "	۱۰۰۔۰۰
۲۱۔ " ملک سلطان رشید صاحب کوٹ فتح خان	۱۰۔۰۰
۲۲۔ " میاں منصور احمد صاحب پیر محل	۳۰۔۰۰
۲۳۔ " ملک عبد المالک صاحب دو المیال	۲۰۔۰۰
۲۴۔ " ملک بشیر احمد صاحب "	۱۰۔۰۰
۲۵۔ " سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی بہاؤ الدین	۴۴۔۰۰
۲۶۔ " " " " کھاریاں	۱۰۵۔۰۰

بابت ماہ مئی ۱۹۷۸ء

۱۔ مکرم عنایت اللہ صاحب بھٹی چک ۶۳/۱۰ منشی والا شیخوپورہ	۱۲۔۰۰
۲۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۲۵۔۰۰
۳۔ مکرم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدر آباد	۱۸۔۰۰
۴۔ " خواجہ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ	۲۰۔۰۰
۵۔ محترمہ حنیفہ طاہرہ صاحبہ "	۵۰۔۰۰
۶۔ لجنہ اماء اللہ کراچی	۷۳۔۷۵
۷۔ مکرم صوبیدار عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال کھاریاں	۲۲۔۰۰
۸۔ محترمہ عشرت منور صاحبہ زوجہ کیپٹن منور احمد صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۵۰۰۔۰۰
۹۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۱۹۳۔۰۰
۱۰۔ محترمہ ناصرہ نگہت صاحبہ راولپنڈی	۱۰۔۰۰
۱۱۔ " رشیدہ بیگم صاحبہ "	۱۵۔۰۰
۱۲۔ مکرم میاں اللہ بخش صاحب "	۱۰۔۰۰
۱۳۔ محترمہ سعیدہ اصغر صاحبہ "	۱۱۰۔۰۰
۱۴۔ دختر ڈاکٹر اصغر صاحب "	۱۰۔۰۰
۱۵۔ مکرم محمد منصور عالم صاحب چک لالہ "	۱۰۰۔۰۰
۱۶۔ " محمد عظیم قریشی صاحب "	۳۰۔۰۰
۱۷۔ " خان عبد اللہ خان صاحب افغان "	۵۰۔۰۰
۱۸۔ مکرم چوہدری عبد الخالق صاحب راولپنڈی	۱۰۔۰۰
۱۹۔ محترمہ شمیم صاحبہ "	۱۰۔۰۰
۲۰۔ " بیگم صاحبہ میجر کرامت اللہ صاحب "	۲۵۰۔۰۰
۲۱۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مع لواحقین مرحومین "	۲۵۔۰۰
۲۲۔ " چوہدری عبد العزیز صاحب جہلمی "	۱۵۔۰۰
۲۳۔ " ملک سلطان رشید خان صاحب کوٹ فتح خان	۱۰۔۰۰
۲۴۔ محترمہ مقصودہ بیگم صاحبہ جوڑہ ضلع قصور	۱۱۔۲۵
۲۵۔ مکرم حاجی محمد صاحب جوڑہ ضلع قصور	۱۰۔۲۵
۲۶۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ الجنہ کراچی	۱۸۲۔۷۵

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ بوجہ دردِ گردہ بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

منیر احمد بھٹی
گوجرانوالہ

ھُوَ الشَّافِی

۱۵ پندرہ آپریشن کیسز

15 OPERATION CASES

مثلاً اپنڈے سائیٹس۔ کیرنز۔ موتیا بند۔ زنانہ جریان خون۔ ناسور۔ کالا موتیا۔ گلہڑ۔ بواسیری مسّے۔ ناک کے غدود۔ کان بہنا۔ عورتوں کا بانجھ پن۔ گومانجنی۔ ٹانسلز۔ جسم پر موہکے۔ زیر جلد گلٹیاں۔ رسولیاں۔

بغیر آپریشن بذریعہ کیورز CURES ختم

کیوں اور کیسے؟ جواب کیلئے "کیورہومیو سسٹم" کا لٹریچر صرف ۲ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں

کیورہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ

فون کلینک ۶۰۶ - پروڈکشن ۶۰۷

ٹینڈر نوٹس

پرسنٹیج / آئیٹم ریٹ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ بلڈنگ کے اُن منظور شدہ ٹھیکیداروں سے مطلوب ہیں جنہوں نے فیس ٹھیکیداری برائے سال ۱۹۷۸ء جمع کرادی ہو۔ ٹینڈر کمپوزیٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۳ء اور پبلک ہیلتھ و بجلی کے کام شیڈول آف ریٹ ۱۹۶۴ء کے مطابق لئے جاویں گے۔ ٹینڈر فارم بتاریخ ۲۴-۷-۷۸ تک دفتری اوقات میں ڈویژنل ہیڈ کلرک سے مقررہ قیمت ادا کرنے پر جاری کئے جاویں گے اور یہ رقم ناقابلِ واپسی ہوگی۔ ٹینڈر مورخہ ۲۵-۷-۷۸ تک لئے جاویں گے اور ان ٹھیکیداروں یا ان کے مجاز نمائندوں کی موجودگی میں ۲۵-۷-۷۸ بوقت ۱۱-۳۰ قبل دوپہر کھولے جائیں گے جو وقتِ مقررہ پر حاضر ہوں گے۔

ٹینڈر بلا زرِ ضمانت مشروط یا بذریعہ ٹیلی گرام قابلِ قبول نہ ہوگا۔ زرِ ضمانت بشکل چالان خزانہ یا کال ڈیپازٹ قبول کی جائے گی۔ زیر دستخطی کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو بلا تشہیر وجوہات مسترد کرنے کا مجاز ہوگا۔

نمبر شمار	نام کام	زرِ تخمینہ	زرِ ضمانت	میعاد
۱	تعمیر رورل ہیلتھ سنٹر ہڈالی (گروپ ۳/۷) (رہائشی عمارات کی تعمیر معہ اندرونی سروسز)	۶,۶۰,۰۰۰/-	۱۳,۲۰۰/-	۸ ماہ
۲	ہاؤس ٹائپ گودام جن میں ۸۰۰۰ ٹن ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہو ضلع سرگودہا میں تعمیر کا کام۔ (شاہ پور ضلع سرگودہا میں ۲۰۰۰ ٹن ذخیرہ کرنے کی گنجائش والے گودام کی تعمیر بمعہ بجلی فٹنگ وغیرہ۔	۱۳,۲۵,۰۰۰/-	۲۶,۵۰۰/-	۹ ماہ

دستخط
ایگزیکٹو انجینئر
سیکنڈ پراونشل بلڈنگ ڈویژن
سرگودہا

IPL 3677

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلامیہ برائے ۱۳۵۸ ہش (۱۹۷۹ء)

علمی تصانیف پر ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ، صفاتِ الٰہیہ، ضرورتِ نبوت، معیار شناخت نبوت، دعا، قضا و قدر، بعث بعد الموت، بہشت و دوزخ، معجزات، ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب، تاریخ انبیائے سابقہ، تاریخ اسلام، کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ، تاریخ احمدیت، صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دُنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اُوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسوداتِ کتب شامل کئے جا سکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جا سکے گا۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں (ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہ نمائی کر سکے۔

(ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار ہو سکے گا۔

(۵) پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر پورا اُترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۶ الف) مستحقِ انعام قرار دئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کر لیں۔

(۶ ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ½ حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیرِ غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدرِ محترم سے استصواب کر لے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا وہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

۱۔ میرے بیٹے عزیز منصور مبارک کو جو مغربی جرمنی میں کئی ماہ سے بیکار تھا اللہ تعالیٰ نے ملازمت دے دی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ملازمت کو مستقل کر دے اور اسے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

۲۔ میرے بھائی چوہدری مسعود احمد صاحب وڑائچ کے خلاف محکمانہ تفتیش ہو رہی ہے احباب سے ان کی باعزت بریت کے لئے اور اپنی ملازمت پر بحال ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

۳۔ عزیزہ فریدہ محمد حسین کوٹ باجوہ ضلع شیخوپورہ بیمار ہیں ان کی صحتِ کاملہ کیلئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

(کیپٹن نصیر احمد۔ پیپلز کالونی فیصل آباد)

ولادت

خاکسار کی بھانجی عزیزہ رفعت النساء بیگم اہلیہ الحاج عبد الرقیب ولی صاحب حال کیلیفورنیا امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹ جولائی ۱۹۷۸ء بروز اتوار بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ برادرم مکرم چوہدری عمر الدین صاحب درویش قادیان کی نواسی اور مکرم فضل الدین صاحب بنگوی آف نصیر آباد کی نواسی کی بیٹی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام عطیۃ العلیم تجویز فرمایا ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں زچہ و بچہ کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار صوفی عبد الغفور آف نصیر آباد۔ کارکن وقفِ جدید ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴